از عدالتِ عظمیٰ

سٹیٹ آف ویسٹ بنگال و دیگران

بنام

ٹراپیکل اسکول ایمپلائز یونین و دیگران

تاریخ فیصلہ: 21 مارچ 1996

[کے راماسوامی اور جی ٹی ناناوتی، جسٹس صاحبان]

قانون ملازمت:

تنخواہ—برابری کا دعوی— کارمائیکل ادارہ برائے امراضِ مدارینی—حکومت کی طرف سے قبضہ — ادارہ کے عملے کے علیحدہ عملے کی تشکیل—حکومت نے دوسرے تنخواہ کمیشن کی سفارش کو جزوی طور پر قبول کرتے ہوئے نان گزیٹڈ تدریسی عملے کو یوجی سی پیمانہ دینے کا فیصلہ کیا—زمرہ سی اور ڈی میں آنے والے دیگر عملے یعنی غیر طبی تکنیکی عملے اور چوتھے درجے کے عملے کو سرکاری عملے کے برابر تنخواہ ملتی رہی—یوجی سی تنخواہ کا پیمانہ کے لیے زمرہ سی اور ڈی کے عملے کا دعوی—رٹ—عدالت عالیہ کی طرف سے دعوی کی منظوری—ریاست کی طرف سے اپیل—عدالت عالیہ نے غیر تدریسی طبی عملے اور درجہ IV کے سرکاری ملازمین کو بھی یوجی سی کی طرف سے مقرر کردہ تنخواہ کے پیمانے کا فائدہ بڑھانے میں مکمل طور پر بلاجواز قرار دیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 5383، سال 1996۔

ایف ایم اے نمبر 211، سال 1991 میں کلکتہ عدالت عالیہ کے مورخہ 27.8.93 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے تپاس رے، اے بھٹاچارجی اور بی آر تالکدار۔

جواب دہندگان کے لیے ایم این کرشمانی، ابھجیت سین گپتا، جے پی سنگھ، بی ایس جین اور مسز وی ڈی کھنہ۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

عدالت کا من درجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔

ہم نے دونوں طرف کے فاضل وکلاء کو سنا ہے۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل کلکتہ عدالت عالیہ کے 27 اگست 1993 کے حکم یا ڈویژن بنچ سے پیدا ہوتی ہے جو ایف ایم اے نمبر 91/2111 میں 20 جنوری 1987 کے سی آر نمبر 84/16484 میں لکھے گئے واحد جج کے حکم کی تصدیق کرتی ہے۔ تسلیم شدہ حقائق یہ ہیں کہ کلکتہ، مغربی بنگال میں کارمائیکل ادارہ برائے امراضِ مدارینی ایک زمانے میں ایک خیراتی ادارے کے ذریعے چلایا جاتا تھا۔ بعد میں اسے 1949 میں حکومت کی طرف سے بنائی گئی اسکیم کے تحت ایک نجی ادارے کے طور پر چلایا گیا۔ اس کے بعد 4 مارچ 1971 کو حکومت نے یکم اپریل 1971 سے اس ادارے کو اپنے قبضے میں لے لیا تھا۔ ان خدام کی ملازمت کی شرائط کو سرکاری خدام کے برابر سمجھا جاتا تھا۔ 15 فروری 1973 کو حکومت نے ادارہ میں کام کرنے والے عملے کے علیحدہ عملے کی تشکیل کی۔ ہم اس اپیل میں دو عملوں یعنی غیر طبی تکنیکی عملے اور درجہ IV کے عملے کے ساتھ فکر مند ہیں۔ ادارہ کے تنخواہ کے پیمانہ کے حوالے سے حکومت نے معاملہ دوسرے پے کمیشن کو بھیج دیا تھا۔ 1981 میں، دوسرے تنخواہ کمیشن کی طرف سے کی گئی سفارش کے مطابق جسے جزوی طور پر قبول کر لیا گیا تھا، حکومت نے نان گزٹیڈ تدریسی عملے کو یو جی سی پیمانہ دینے کا فیصلہ کیا اور دیگر عملے کو پہلے کی طرح سرکاری عملے کے برابر تنخواہ دی جاتی رہی۔ ایسا لگتا ہے کہ دوسرے عملے نے حکومت کے سامنے نمائندگی کی تھی۔ حکومت نے اس نمائندگی پر غور سے غور کیا اور 9 جولائی 1984 کو فیصلہ کیا کہ ریاست کی سات یونیورسٹیوں کے ملازمین کو یو جی سی کے تنخواہ کے پیمانے کو ادارہ کے ذمرہ سی اور ذمرہ ڈی کے ملازمین کو نہیں دیا جا سکتا۔ اس کے بعد، مدعا علیہان اپنی رٹ پٹیشن دائر کرنے آئے۔ ریکارڈ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت نے فاضل واحد جج کے سامنے مقابلہ نہیں کیا تھا۔ لہٰذا، واحد جج نے رٹ پٹیشن کی اجازت دی اور جواب دہندگان کو یو جی سی تنخواہ کا پیمانہ دینے کی ہدایت کی۔ اپیل پر اس کی تصدیق کی گئی۔ اس طرح خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

یہ کوئی تنازعہ نہیں ہے کہ حکومت نے جواب دہندگان کو سرکاری ملازم سمجھا تھا اور پے کمیشن نے غیر طبی تکنیکی عملے اور چوتھے درجے کے ملازمین کو یو جی سی کی طرف سے مقرر کردہ تنخواہوں کی ادائیگی کو خارج کر دیا تھا۔ یہ ایک تسلیم شدہ عہدہ ہے کہ ایک سرکاری ملازم ریاست کے ملازمین کے لیے مقرر کردہ تنخواہ کے پیمانوں کا پابند ہوتا ہے۔ درحقیقت طلب کردہ اختیارات کے

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

مطابق، جواب دہند گان نے سرکاری ملازمین بننے کا انتخاب کیا تھا۔ حکومت کی 16 فروری 1973 کی قرارداد میں یہ کہا گیا تھا کہ:

"ضمیمہ I ضمیمہ II میں بتائے گئے غیر طبی تکنیکی عملے اور درجہ IV کے عملے کی آسامیاں اسکول آف ٹروپیکل میڈیسن، کلکتہ اور اس سے منسلک اداروں کے لیے اسی اصولوں پر علیحدہ عملہ تشکیل دیں گی جو بھرتی، ترقی وغیرہ کے معاملات میں لاگو ہوتے ہیں۔ ڈائریکٹوریٹ آف ہیلتھ سروسز میں منظور شدہ اسی طرح کے عملے اور ڈائریکٹر، اسکول آف ٹروپیکل میڈیسن، کلکتہ بھی وقتاً فوقتاً متعلقہ سرکاری حکم میں طے شدہ اصولوں کے مطابق دونوں عملوں کی تعداد طے کریں گے۔

اس طرح یہ واضح ہو جائے گا کہ جواب دہند گان کا تعلق دو عملوں سی اور ڈی سے ہے اور وہ سرکاری ملازمین بننے کے بعد، سی اور ڈی عملوں میں عہدوں کے لیے حکومت کی طرف سے مقرر کردہ تنخواہ کا پیمانہ حاصل کرنے کے حقدار ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا وہ یو جی سی کے تنخواہ کے پیمانہ کے حقدار ہیں۔

جواب دہند گان کے سینئر وکیل شری ایم این کرشنامانی نے اطمینان کا اظہار کیا کہ تدریسی عملے کو یو جی سی کی طرف سے مقرر کردہ تنخواہ کا پیمانہ مل رہا ہے اور جواب دہند گان تدریسی عملے کی مدد کر رہے ہیں۔ جب یونیورسٹیوں میں کام کرنے والے اسی طرح کے افراد یو جی سی کی طرف سے مقرر کردہ تنخواہ کے پیمانے حاصل کر رہے ہیں، تو جواب دہند گان بھی یکساں طور پر اس کے حقدار ہیں۔ ہم اس موقف کی تعریف کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔ یونیورسٹیوں کے ملازم سرکاری ملازم نہیں ہوتے۔ وہ متعلقہ قوانین کے تحت ان کے قواعد وضوابط اور قوانین کے تحت چلتے ہیں۔ جواب دہند گان اپنے طور پر تسلیم شدہ عہدے پر سرکاری ملازمین ہونے کی وجہ سے اس عہدے کے لیے مقرر کردہ زیادہ تنخواہ حاصل نہیں کر سکتے۔ ان حالات میں، عدالت عالیہ نے غیر تدریسی طبی عملے اور چوتھے درجے کے سرکاری ملازمین کو بھی یو جی سی کی طرف سے مقرر کردہ تنخواہ کے پیمانے کا فائدہ بڑھانے میں مکمل طور پر بلاجواز تھا۔

اس کے مطابق اپیل کی اجازت ہے۔ اپیل میں عدالت عالیہ کے احکامات کے ساتھ ساتھ فاضل سنگل جج کو بھی کالعدم قرار دیا گیا ہے۔ نتیجتاً رٹ پٹیشن خارج ہو جاتی ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document